



دادا جان مرحوم سید مرضیٰ صاحب سید مجید میاں انعامدار

والدِ محترم شہید الحاج ڈاکٹر سید منظور احمد سید مرضیٰ صاحب

انعامدار

MY BELOVED GRAND FATHER SAYED

MURTUZA SAHEB INAMDAR

MY BELOVED FATHER SHAHEED Al Haj

Dr SAYED MANZUR AHMED INAMDAR

ٹارگیٹ 40

اردو زبان اول پاسنگ پیائج برائے دہم جماعت

حذف شدہ نصاب کے مطابق

SSLC 1st LANGUAGE URDU PASSING PACKAGE

ACCORDING TO REDUCED SYLLABUS

تیار کردہ: ڈاکٹر حضرت بلال منظور احمد انعامدار

سرکاری اردو بھائی اسکول مدمے بھال؛ ضلع: بجاپور

Prepared By:-Dr Hazrat Bilal.M.Inamdar

GOVT URDU HIGH SCHOOL MUDDEBIHAL ; DIST:BIJAPUR

ٹارگیٹ 40

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔

(3) عموماً شعراً اپنے کلام کی ابتداء کس صنف سے کرتے ہیں؟ ج: حمد سے	(2) لال قلعے کے مشاعرے میں سنائی گئی جوش کی نظم کا عنوان کیا تھا؟ ج: نامِ آزادی	(1) حمد کے کہتے ہیں؟ ج: جس نظم میں اللہ کی تعریف کی جاتی ہے۔
(6) حجۃ الوداع سبق کس کتاب سے لیا گیا ہے؟ ج: رحمتِ عالم	(5) حضورؐ نے کس ناقہ پر سوار ہو کر حجۃ الوداع کی تعداد کتنی قصوا ج:	(4) حجۃ الوداع کے موئمہ، ملمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ ج: ایک لاکھ
(9) حضورؐ نے مرنے سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ ج: شہادت	(8) اونٹوں کو چرانے والے سے مراد کون لوگ ہیں؟ ج: جنہوں نے	(7) خطبہ حجۃ الوداع کے بعد کس صحابی نے ادا ان دی؟ ج: حضرت بلاں
(12) حضرت امام حسین کے قدموں سے کون پٹا تھا؟ ج: حضرت امام حسین کے قدموں سے آپؐ کی زوجہ بانوئے نیک نام پٹی تھیں۔	(11) جواہر لال نہر اس زبان سے دلی لگا و تھا؟ ج: جواہر لال نہر و کوارڈوز برنس سے دلی لگا و تھا۔	(10) اخلاق کے موتی کس نے برسائے؟ ج: حضورؐ
(15) شاعر فراق کو کس نے پالا تھا؟ ج: دائیوں اور کھلایوں نے شاعر فراق کو پالا تھا۔	(14) عشق نے قطرہ اور ذرہ میں کیا دیکھا ج: عشق نے قطرے میں سمندر اور ذرہ میں بیباں دیکھا۔	(13) کسی سے خطا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ ج: کسی خطا ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہیے۔
(18) حضرت امام جسینؑ کے قدموں سے کون پٹا تھا؟ ج: حضرت امامؑ کے قدموں سے آپؐ کی زوجہ بانوئے نیک نام پٹی ہوئی تھیں۔	(17) آنکھیں کس نے دان کیں تھیں؟ ج: بھرت نارائن نے دان کیں تھیں۔	(16) شاعر فراقؓ کی خواہش کیا تھی؟ ج: شاعر کی خواہش تھی کہ وہ جگنو بنے اور اپنی ماں کے پاس پہنچ جاؤں اور اس کی روح کو راستہ دکھائے۔
(21) خرسو نے کم عمری میں کون سافن سیکھا؟ ج: ابتداء میں نسل آدم کو کیا آزادیاں تھیں۔	(20) ابتداء میں نسل آدم کو کیا آزادیاں تھیں؟ ج: خرسو نے کم عمری میں فن خطا حلی سیکھا۔	(19) ایکشن کی کونی میٹنگ باقی تھی؟ ج: ایکشن کی آخری میٹنگ باقی تھی۔

24) اللہ تعالیٰ کی کوئی صداسے دنیا وجود میں آئی؟ ج: اللہ تعالیٰ کی ”گن“ کی صداسے دنیا وجود میں آئی۔	23) خرسو کے پسندیدہ بچل کون سے تھے؟ ج: خرسو کے پسندیدہ بچل آم خربوزہ تھے۔	22) خرسو کے پیرو مرشد کا نام کیا تھا؟ ج: خرسو کے پیرو مرشد کا نام حضرت نظام الدین اولیا تھا۔
27) ہندوستان کے اردو دوست پہلے وزیر اعظم کون تھے؟ ج: پنڈت جواہر لال نہرو	26) مقامِ ابراہیم میں کھڑے ہو کر حضور نے کتنی رکعت نماز ادا کی؟ ج: دور کعت	25) دمِ دعاء میں شاعرہ کس سے بخشش کی طلب کارہے؟ ج: اللہ تعالیٰ سے
(30) صبر کی ہدایت کیوں کی گئی؟ ج: صبر کی ہدایت کی گئی کیونکہ صبر اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے۔	29) رباعی کس لفظ سے بنائے؟ ج: رباعی لفظ ربع سے بنائے۔	28) حضرت فاطمہؓ کا نور عین کس کو کہا گیا ہے؟ ج: حضرت فاطمہؓ کا نور عین حضرت امام حسین کو کہا گیا ہے۔
(33) حضور کی آمد سے عورتوں کی حالت میں کیا تبدیلی آئی؟ ج: حضور کی آمد سے عورتوں میں شرم و حیا آئی اور حضور نے غیرت کا غازہ بخشنا۔	(32) رباعی کسے کہتے ہیں؟ ج: رباعی چار مصروعوں والی نظم کو کہتے ہیں۔	31) زمانے کی گردش کا کیا طلب ہے؟ ج: زمانے کی گردش کا مطلب دن اور رات ہونا ہے۔

شاعر اور مصنف کا تعارف جو 3 مارکس کے لئے پہنچا جائے گا۔

نمبر شمارہ	شاعر / مصنف کا نام	اصل نام	تلخیص	پیدائش تاریخ	پیدائش مقام	ابتدائی و اعلیٰ تعلیم	مجموعے اکٹا میں	وفات
1	ڈاکٹر صفری عالم	صغریٰ نیکم	صغریٰ	18 جنوری 1938ء	گلبرگہ	گلبرگہ	ج: صدف، بیت الحروف، صفت، محاجان، کف میزان اور حنائے نزل	10 مارچ 2010ء
2	سید سلیمان ندوی	سید سلیمان		1884ء	پٹنہ، بہار	جید عالم، نقاد اور موّرخ، محقق	رحمت عالم، حیانِ نسل، بحث عائشہ، نقوشِ سلیمان	1953ء پاکستان
3	ماہر القادری	منظور حسین	ماہر	1906ء	کیسر کلاں (یوپی)	گھر پر حاصل کی	محسوساتِ ماہر، جذباتِ ماہر، ذکر جمیل وغیرہ	1978ء پاکستان
5	اصغر گوئڈوی	اصغر حسین	اصغر	1854ء	گور کپور	گھر پر حاصل کی	نشاطِ روح

3 مارچ 1982ء	روح کائنات، رمز و کنایات، غزلستان، شمنستان، روپ، گل، نغمہ	گھر پر اور الہ آباد سے مکمل کی۔	گورکھپور	28 اگست 1896ء	فرقہ	رگھوپتی سہائے	فرقہ گورکھپوری	6
.....	مبینی	مبینی	1931ء	زہرہ	زہرہ جمال	زہرہ جمال	7
1874ء	ان کے مرثیے پانچ جلدوں میں شائع ہوئے	فیض آباد میں حاصل کی	فیض آباد	1802ء	انیس	میر ببر علی	میرانیس	8
1938ء	با نگہ درا، بالی جبریل، ضرب کلیم اور ارمغان حجاز	لاہور، لندن اور جرمنی	سیالکوٹ	1875ء	اقبال	شیخ محمد اقبال	علامہ اقبال	9
.....	جگور اور بارہ بنی	جگور (یوپی)	شوقي	حمد علی	شوقي قدوالی	10
.....	خمیازہ، رفع دفع، زمین کے تارے، جگ جگ جیو	بھیونڈی	بھیونڈی تحانہ	کیم جون 1951ء	محمد رفیع النصاری	محمد رفیع النصاری	11

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔ جو 3 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے

نمبر شمارہ	جملہ	سمق کا نام	مصنف کا نام	کس نے کہا	کیوں کہا
1	اے خدا تو گواہ رہنا	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	حضورؐ نے کہا	حجۃ الوداع کے موقعہ پر مجمع سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا میں اپنا پیغام پہنچا دیا۔ تو لوگوں نے بے شک آپ نے پہنچا تو حضورؐ نے یہ جملہ کہا
2	لوگوں میں وسکون کے ساتھ، لوگو امن و سکون کے ساتھ	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	حضورؐ نے کہا	حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک لاکھ حجاجوں کا مجمع مزدلفہ کو آگے بڑھنے لگا تو حضورؐ مجمع کی طرف اشارہ کرنے ہوئے یہ جملہ کہا۔
3	اگر کسی نے ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہوگا۔	بدایوں کے شام و سحر	ادا جعفری	بوڑھی اماں نے کہا	یہ جملہ اماں نے بچوں کی کسی بات پر خوش ہو کر مرچوں کے حلوا کی تعریف کرتے ہوئے بچوں کو تاکید کی۔
5	واردہ یا ہندی کے خطوط سنسر کی اردو دوستی والے روک لیتے ہیں	جوہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع النصاری	نہرو جی نے کہا	ان کی بیوی اندر اہر خط میں اشعار کی فرمائش کی تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا۔
6	اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔	جوہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع النصاری	نہرو جی نے کہا	کانگریسی لیڈر کے زبان کے مسئلے پر کئے گئے سوال کے جواب میں یہ جملہ کہا۔
7	اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے۔	جوہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع النصاری	گوند اس نے کہا	پارلیمنٹ میں قومی زبانوں کی درجہ بندی کی جو فہرست پیش کی جس میں اردو زبان تھی۔ تو اس پر یہ جملہ کہا

10	بھائیو! ہم ماضی کے گھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔	درشتی	زہرہ جمال	دیاچن جی نے کہا	لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا کہ تاریخ کو گردانے سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا
11	خدا ایک ہے ہم اس کے بندے بھی ایک ہیں۔	درشتی	زہرہ جمال	مولانا رجب نے کہا	جب انہیں یہ پتہ چلا دیاچن جی اہنسا کی باتیں کر رہے ہیں تو انہوں نے یہ جملہ کہا۔
12	پھر سارا دلیش ہمارے محلہ جیسا کیوں نہ بنے	درشتی	زہرہ جمال	اندو متی نے سوچا	دیاچن جی کی تقریر سے متاثر ہو کر مجمع میں بیٹھی اندو متی سوچ رہی تھی

مندرجہ ذیل نظمیں جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔

نعت

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے ، کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی ، انسان سے انساں ٹکرائے
پامال کیا برباد کیا ، کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گذرے تشریف محمد لے آئے
رحمت کی گھٹائیں لہرائیں ، دنیا کی امیدیں بر آئیں
کرام و عطا کی بارش کی ، اخلاق کے موئی برسائے
تہذیب کی شمعیں روشن کیں ، اونٹوں کو چرانے کے لئے
کاٹوں کو ٹالیں کی قیمت دی ، ذرروں کے مقدر چمکائے

صدائے گُن سے ابد تک بباب تیرا ہے
عیاں بھی تو ہے اور پہاں جواب تیرا ہے
کسی بھی در سے اجالوں کی بھیک کیا مانگیں
اندھیری شب بھی تری آفتاب تیرا ہے
ضم ترے ہیں خدا ناشناس بھی تیرے
نمایِ عشق کا ہر ایک نصاب تیرا ہے
رضا تری ہے غفور الرحیم بھی تو ہے
غصب و قہر بھی تیرا ، ثواب تیرا ہے

تفصیلی جوابات جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔

1) امیر خسر و کوتو می تجھیتی کا پیا مبرکہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:- امیر خسر و کوتو می تجھیتی کا پیا مبرکہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندوؤں کو دوسرا نہیں تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت سے عقائد مشترک ہیں۔ وہ چاروں ویدوں میں بیان کئے گئے حقائق و معارف کی باتوں کا احترام کرتے تھے۔ وہ ہندوستانی زبانوں کی شدید برکت تھے۔ اور یہاں کی قدیم زبان سنگرست کو علوم و فنون کا خزانہ مانتے تھے۔ ان کی وطن پرستی کی مثال شاید ہی ملے۔ وہ سچے وطن پرست تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے آگے ترکستان اور روم کو بھی یقین سمجھا۔ وہ اپنے آپ کو ہندوستانی تُرک کہا کرتے تھے۔ ان کی سانسوں میں وطن کی مٹی کی خوبیوں کی تھی۔

2) امیر خسر و کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پل کیوں کہا گیا؟

جواب:- امیر خسر و کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی ہر چیزوں سے انہیں محبت تھی۔ ہندوستانی آب و ہوا، تہذیب تم عقائد ان کی شخصیت میں ایسے رج بس گئے تھے۔ جیسے ستار کی تارسر۔ ان کے نزدیک اپنے وطن کی حیثیت ”جنت عدن“ کی سی تھی۔

(3) دیاچن جی نے آپ سین کے بعد کی تقریب میں بھارت کے متعلق کیا کہا؟

جواب:- دیاچن جی نے آپ سین کے بعد کی تقریب میں بھارت کے متعلق یہ بتایا کہ ”بھارت ہماری ماں ہے، اے ہندو، مسلمانو، سکھو، عیسائیو اور دوسرے دھرموں کا پان کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے سنگت میں ہے، جہاں کوئی بھی سچا مارگ درشک (رہنمای نہیں رہا)، بھائیو!! ہم ماضی کے گھنٹروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے جوان بچ روٹی روزی کوترس رہے ہیں۔ ہمارے گھر جن کے آنگن میں ہمارے بالک دودھ مانگ رہے ہیں۔ ماں سے روٹی مانگ رہے ہیں۔ کپڑا صابن مانگ رہے ہیں۔ ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ کر کہہ رہے ہیں۔ جو مرچ مسالا چار آنے سیر ملتا تھا۔ پچاس، سواوڑیڑھ سور و پلے کلو ہو گیا ہے۔ اگر ہم پر اچیں کال کے گھنٹروں میں جا کر سنیاں لیں تو بازار میں جرمن کی طرح ایک کلو آلو بھی لوکھوں کے میں گے۔ تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے۔ ایک کال سے دوسرے کال میں پرویش کرنا سکھاتی ہے، زبانوں اور انسانوں کے ملن سے نئی تہذیبوں کا بننا سکھاتی ہے۔“

(4) امیر خسرو کی شاعرانہ اور زبانی صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:- امیر خسرو بھپن ہی نعمتِ شاعری کی طرف راغب ہوئے۔ آپ شعر بڑے اچھے تنہ سے پڑھا کرتے تھے۔ ابتداء میں خسرو سلطانی تخلص کیا کرتے تھے۔ آپ کی شاعرانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر انہیں علاء الدین خلیجی کے بیٹے مبارک شاہ کی فرماں ش پر ایک مشنوی لکھی۔ جس کی تکمیل پر انہیں ہاتھی کے ہم وزن سونادیں کا وعدہ مبارک شاہ نے کیا تھا۔ امیر خسرو مقبول و معروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی کے بھی ماہر تھے۔ انہوں نے فنِ موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس میں نئی نئی ایجادات بھی لیں۔ ہندوستانی اور ایرانی موسیقی کے امتزاج سے نئے سُر ایجاد کئے۔ اس لئے وہ مختلف سُرروں کے موجودہ بھلائے کہا جاتا ہے کہ قوالی کی موجودہ طرز ان ہی کی ایجاد ہے۔ آلہ موسیقی ستار (آنار) کی ایجاد کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔ موسیقی کی مہارت سے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے۔ ایک بار موسیقی کے مقابلے میں انہوں نے اپنے ہم عصر مشہور موسیقار گوپال کو شکست لے کر ”ناٹک“ کا مرتبہ حاصل کیا۔ یہ منصب موسیقی کے فن میں ماہر استاد کو دیا جاتا تھا۔

(5) جواہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:- جواہر لال نہر و کوار دوز بان سے دلی لگاؤ تھا۔ پنڈت نہر و کے والدین، نانا، بڑی، اہمیت اور دادی سب کی مادری زبان اردو ہی تھی۔ نہر و جی جب جیل میں تھے۔ اس وقت مولانا آزاد سے آپ نے اردو زبان سمجھی۔ آپ شاعری بھی کرتے۔ یہاں تک کہ اپنی بیٹھ میں اشعار لکھتے۔ نہر و جی کی اردو دوستی کا ناقابل فرموش واقعہ یہ ہے کہ جمہوریہ ہند کی آئین ساز اسمبلی میں زبان کا مسئلے پر بحث چل رہی تھی۔ تو ایک کانگریسی لیڈر اردو دوز بان کو مادی زبان ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ نہر و کو اس کی بات پر اتنا غصہ آیا کہ اسی لہجے میں چیخ کر جواب دیا کہ اردو میری دادی کی زبان ہے۔ اردو کے فروع کے لئے انہوں نے ہمیشہ کوششیں کی ہیں۔ آپ اردو دیپوں اور شاعروں کے بے حد قریب تھے۔ اکثر مشاعروں میں صدارت اور نظم امت دونوں کے فرائض نہر و جی ہی انجام دیتے تھے۔ نہر و ہنر دوست کے اولین اردو دوست وزیر اعظم ہیں۔

(6) جنت الوداع کے موقعہ پر دئے گئے خطبہ میں حضور نے حسن معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: جنت الوداع کے موقعہ پر حضور نے حسن معاشرت سے متعلق فرمایا۔ کہ جاہلیت کے سارے دستور اور رسم و رواج میرے دوڑیں پاؤں کے نیچے ہیں۔ جاہلیت کے سارے خون کے بد لئے ختم کر دئے گئے۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے اتفاقی کون کا بدلہ لینے کا حق چھوڑتا ہوں۔ تمام عرب میں سود کا کاروبار کا ایک جاں بچتا تھا۔ جس سے عرب کے غریب مزدور اور کاشت کار یہودی مہاجر ہنوں اور عرب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں چھنستے تھے۔ اور ہمیشہ کے لئے وہ ان کے غلام ہو جاتے تھے۔ آج اس جاں کا تاریخ الگ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز فرمایا ”عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو، تھہار احتق عورتوں پر ہے۔ اور عورتوں کا تم پر ہے۔ اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاو۔ اور جو خود پہنودہ ان کو پہناؤ۔ آپس میں تمہاری جان اور تمہارا مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی عزت کے قابل ہے جتنا آج کا دن اس پاک مہینے میں اور اس پاک شہر میں۔ عرب میں امن و امان نہ تھا۔ جان و مال کی کوئی قیمت نہ تھی۔ اس لئے امن و سلامتی کا بادشاہ ساری دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ہاں! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں۔ تم سب ایک آدم کے بیٹے اور آدم مٹی سے بناتے ہوں۔ میں تم ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو پھر کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ اور وہ خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔

7) جگنو نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

جواب: شاعر فراق گورکپوری کی نظم ماں کی یاد میں لکھی یہ ایک تاثراتی نظم ہے۔ نظم شخصی مرثیہ نہیں کہلاتی۔ اس نظم میں شاعر نے ایک یتیم بچے کے درد کو بیان کیا ہے۔ بیس بر س کے ایک نوجوان کے جذبات قلم بند ہیں۔ جس کی پہلی سانس ہی ماں کی موت کا سبب ہے۔ اس بچے نے ماں کو دیکھا اور نہ ہی ماں اس کو نظر بھر کر دیکھی۔ اس کی پروش دائیوں اور کھلائیوں نے کی تھی۔ جب موسم برسات کی راتوں میں جگنو بھٹکتی رہوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس وقت اس بچے کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ کاش میں بھی ایک جگنو ہوتا۔ اوت میں اپنی ماں کی بھٹکتی روح کی رہنمائی کرتا۔ اسے اپنے گھر لاتا۔ اسے اپنے بیٹھے سے ملاتا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس پر یہ بات واضح ہوئی۔ کہ یہ ساری باتیں جھوٹیں ہیں۔ آج وہ سوق رہا ہے کہ کاش مجھ پر یہ حقیقت ظاہرنہ ہوئی ہوتی۔ کیونکہ وہ جھوٹ بھی بڑا حسین جھوٹ تھا۔

8) سرحدوں کا جال نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے؟

جواب: شاعر سلیمان خمار نظم سرحدوں کا جال میں نہایت ہی سہل انداز میں عالمی مسئلہ سرحدوں کو بیان کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو وجود میں لا یا۔ تو اسوقت نہ کوئی سرحد تھی نہ کیکریں۔ تمہارا ناسان ایک ہی آدم کی اولاد تھے۔ اور ساری دنیا ان کا گھر بن گئی تھی۔ سرحدیں بنا کر خود انسانوں نے اپنی آزادیاں ختم کر لیں۔ اور کوئی مصیبت میں پھنس گئے۔ آج انسان روئے زمیں پر آڑتی ترچھی کیکریں کھینچ کر ساری انسانیت کو تقسیم کر دیا ہے۔ ورانسان اپنے ہی گناہوں کی سزا بھگت رہا ہے۔

خط جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائے گا۔

2) ہیڈ ماسٹر کے نام چھپی لکھ کر T.C طلب کیجئے

منجائب: اسد۔ ایچ۔ انعامdar
خدمت: ہیڈ ماسٹر صاحب
سرکاری اردو ہائی اسکول
رول نمبر 01
محبوب نگر میں بہال
جماعت دہم
مضمون: آگے تعلیم جاری رکھنے کے لئے T.C چاہیے۔
محترم ہیڈ ماسٹر صاحب میں اسد انعامدار دہم جماعت کا طالب علم ہوں۔ میں نے یہاں سے دہم جماعت کی امتحان اول درجے سے کامیابی حاصل کی ہے۔ پی۔ یو۔ کالج میں داخلہ لینے کے لئے مجھے T.C چاہیے۔ میرے ذمہ اسکول کی کوئی فیس باقی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کتاب لائبریری سے میں نے لی ہے۔ برائے کرم مجھے میری T.C دیں تو عین نوازش ہو گی۔
نقطہ آپ کا نیاز مند

اسد۔ ایچ۔ انعامdar

تاریخ: 31 مئی 2017

رول نمبر 01

مقام: مدنے بہال

دہم جماعت

1) اپنے دوست یا سہیلی کے نام خط لکھئے۔ جس میں انہی سالگردہ کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہو۔

جواب:-

از: اویس انعامdar

حوالی محلہ بیجا پور

موئمنہ: 30 جنوری 2017ء

میرے عزیز دوست

اسلام و علیکم

میں یہاں اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہو گے۔ کافی دن ہوئے ملاقات بھی نہیں اور نہ ہی تمہارا کوئی خط آیا۔ اگلے ہفتہ بروز اتوار میرا سالگردہ ہے اور سب دوست و احباب اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ اسی بھانے نیری سالگردہ بھی بڑے ہی دھوم سے منانے کا طے پایا ہے۔ اس لئے تمہیں اپنے گھر آنے دعوت دے رہا ہوں۔ ضرور ضرور شرکت کرنا۔ گھر کے تمام افراد کو میرا سلام سنانا۔ باقی کی باتیں سالگردہ کے دن پر کریں گے۔

فقط تمہارا دوست

اویس

خدمت: فرحان شیخ

نیزدار دوپرا تحریر اسکول

پرانی دانڈلی؛ تعلقہ: ہلیال

ضلع: شمالی کیرنا 581325

حصہ قواعد

1) جملہ اور مضمون نویسی کے متعلق سوالات

<p>2) جملے کے حصے کتنے ہیں اور کونسے ہیں؟ جواب: جملے کے دو حصے ہیں۔ ۱) مبتدا ۲) خبر</p>	<p>1) جملہ کے کہتے ہیں؟ جواب: الفاظ کا وہ مجموع جس سے کچھ معنی و مطلب نکلتے ہوں۔ جملہ کہلاتا ہے۔</p>
<p>4) صورت کے لحاظ سے جملے کی فتمیں کتنی ہیں اور کونی ہیں؟ جواب: دو فتمیں ہیں ۱) مفرد جملہ ۲) مرکب جملہ</p>	<p>3) معنی کے لحاظ سے جملے کی فتمیں کتنی ہیں اور کونی ہیں؟ جواب: دو فتمیں ہیں ۱) جملہ خبر یہ ۲) جملہ انشائیہ</p>
<p>6) مرکب جملہ کے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟ جواب: وہ جملہ دو یا دو سے زیادہ مفرد جملوں سے بناتا ہے۔ اسے مرکب جملہ کہتے ہیں۔</p>	<p>5) مفرد جملہ کے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟ جواب: وہ جملہ جس میں صرف ایک مبتدا اور ایک خبر ہو۔</p>
<p>8) جملہ خبر یہ کے کہتے ہیں؟ جواب: "جملہ خبر یہ ایسے جملے کو کہتے ہیں۔ جو کسی واقعے، کیفیت یا صورتِ حال کی خبر دے۔"</p>	<p>7) جملہ انشائیہ کے کہتے ہیں؟ جواب: جملہ انشائیہ وہ ہے۔ جس میں کہنے والے کے ذمہ، اس کی خواہش یا جذبہ کا اظہار ہے۔</p>
<p>10) مرکب جملے کی فتمیں کتنی ہیں اور کونی ہیں؟ جواب: مرکب جملے کی دو فتمیں ہیں ۱) مرکب مطلق، ۲) مرکب ملتف</p>	<p>9) مفرد جملے کی فتمیں کتنی ہیں اور کونی ہیں؟ جواب: دو فتمیں ہیں ۱) جملہ اسمیہ ۲) جملہ فعلیہ</p>
<p>12) جملہ اسمیہ کے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟ جواب: وہ بدل جس میں مبتدا اور خبر دونوں اسم ہوں۔ اسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے۔ مثال: احمد نیک لڑکا ہے۔</p>	<p>11) جملہ فعلیہ کے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟ جواب: وہ جملہ جس میں مبتدا اسم ہو، اور خبر فعل ہو اسیے جسے کو جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ مثال: نظیر آ رہا ہے۔</p>
<p>14) مرکب ملتف کے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟ جواب: ملتف وہ مرکب جملہ ہے۔ جس میں ایک جملہ اپنے معنی کے اظہار کے لئے دوسرے کا محتاج ہوتا ہے۔ یا ایسا جملہ جس کا ایک جز اصلی (پہلا جملہ) اور دوسرا اس کے تابع ہو۔ جب تک تابع جملہ (دوسرا جملہ) پڑھانہیں جاتا۔ اصلی جملہ کا مطلب واضح نہیں ہوتا یہ جملہ ملتف کہلاتا ہے۔ مثال: 1) وہ لڑکا جو مختی تھا کامیاب ہو گیا۔ 2) وہ کتاب جو آپ دھونڈ رہے تھے میز پر ہے۔</p>	<p>13) مرکب مطلق کے کہتے ہیں اور اس کی فتمیں کتنی ہیں؟ جواب: ایسے دو جملے سے بننے ہیں۔ جو اپنی جگہ مکمل ہیں۔ اور پورا پورا معنی دے رہے ہیں۔ ان کو الگ الگ بھی پڑھیں۔ جب بھی یہ اپنا مکمل مفہوم دیتے ہیں۔ ان میں ہر مفرد جملہ برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان میں دو جملے حرفِ عطف یعنی "اور" کے ذریعے سے ملے ہیں۔ ایسے جملے کو مرکب مطلق کہتے ہیں۔ اس کی چار فتمیں ہیں۔ ۱) اصلی، ۲) تردیدی، ۳) استدرائی، ۴) سمجھی</p>

<p>16) مضمون کے کتنے جزو (ھے) ہیں لکھئے۔</p> <p>جواب: مضمون کے تین جزو ہیں۔</p> <p>(۱) تمہید، (۲) نفسِ مضمون، (۳) خاتمه</p>	<p>15) مضمون کے کہتے ہیں؟</p> <p>جواب: مضمون ایک ایسی تحریر ہے جس میں کسی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا جاتا ہے۔</p>
---	--

علمِ عروض

<p>2) ارکان کے کہتے ہیں؟</p> <p>جواب: وہ علم جس سے سعر کا وزن یا ارکان کی تکرار معلوم کی جاتی ہے۔ اسے علمِ عروض کہتے ہیں۔</p>	<p>1) علمِ عروض کے کہتے ہیں؟</p> <p>جواب: وہ علم جس سے سعر کا وزن یا ارکان کی تکرار معلوم کی جاتی ہے۔ اسے علمِ عروض کہتے ہیں۔</p>
<p>4) بھر کی کتنی قسمیں ہیں اور کوئی ہیں؟</p> <p>جواب: بھر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مفرد بھر (۲) مرکب بھر</p>	<p>3) بھر کے کہتے ہیں؟</p> <p>جواب: ارکان کی تکرار سے جب کوئی حاصل نہیں پیدا ہوتا ہے اسے بھر کہتے ہیں؟</p>
<p>6) مرکب بھر کے کہتے ہیں؟</p> <p>جواب: دو یادو سے زیادہ ارکان کی تکرار سے بننے والی بھر کو مرکب بھر کہتے ہیں۔</p>	<p>5) مفرد بھر کے کہتے ہیں؟</p> <p>جواب: ایک ہی رکن کی تکرار سے بننے والی بھر کو مفرد بھر کہتے ہیں۔</p>

اسلام و مارکھ و بدائع

<p>2) تلمیح۔ کام میں کسی مشہور واقعہ یا کسی مذہبی روایت کی طرف اشارہ کرنے کو ”تلمیح“ کہتے ہیں۔ تلمیح کے الفاظ بظاہر مختصر ہوتے ہیں۔ لیکن اس پیچھے وہ پورا واقعہ یا قصہ ہوتا ہے۔ جس کی طرف ناعدا شارہ کرنا چاہتا ہے۔ اس پورے قصہ کو جانے بغیر نہ تو شعر کا مطلب بخوبی سمجھیں آسکتا ہے۔ اونہی شعر کے اندر لائی گئی صعبت تلمیح کا مثال:- اتنی مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی</p> <p style="text-align: right;">اہنِ مریم</p> <p style="text-align: right;">نا نمرد و کو کیا گلزار دوست کو یوں بچالیا تو نے نار نمرود</p> <p style="text-align: right;">کیا کیا خضر نے سکندر سے اب کے رہنماء کرے کوئی</p> <p style="text-align: right;">خضر</p>	<p>1) صعبتِ تضاد یا طلاق :- شعر کے ایک ہی یادوں میں ایسے الفاظ کا لانا جو آپس میں متفاہوں اسے ”صعبتِ تضاد“ کہتے ہیں۔</p> <p>مثال:-</p> <p style="text-align: right;">طولِ عمرِ حیات سے گھبرانہ اے جگر (1) ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحرنہ ہو شام X سحر</p> <p style="text-align: right;">دن کا کیا ذکر تیرہ بختوں میں (2) درویشت کش دوانہ ہوا دن X رات، آئی X گئی</p> <p style="text-align: right;">در دمّت کش دوانہ ہوا دن X رات، آئی X گئی (3) میں نہ اچھا ہوانہ برا ہوا اچھا برا</p> <p style="text-align: right;">قیدِ حیات و بندگم، اصل میں دونوں ایک ہیں (4) موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں موت X حیات</p>
---	--

(3) صفت تکرار:- جس شعر میں کسی لفظ کی تکرار پائی جاتی ہے۔ تو اسے صفت تکرار کہتے ہیں۔

4) تشییہ:- دو یادو سے زیادہ چیزوں کو ایک معنی میں شریک کرنا تشییہ کہلاتا ہے۔

یا

کسی چیز کو کسی چیز کے مشابہ یا ہم شکل قرار دینا۔

مثال:- ۱) خالد شیر کی مانند ہے۔ ۲) چاند سا چہرہ۔ ۳) پھر جیسا دل۔

ارکان تشییہ پانچ ہیں۔ ۱) مشبه ۲) مشبہ ۳) حرفِ تشییہ ۴) وجہ مشبہ

۵) غرضِ تشییہ

نازکی اس کے لب کی کیا کہیئے

پنکھڑی اک گلاب کی ہی ہے

ہستی اپنی حباب کی ہی ہے

یہ نمائش سراب کی ہی ہے

اصغر سے ملے لیکن اصغر کو نہیں دیکھا

اشعار میں سنتے ہیں کچھ کچھ وہ نمایاں ہیں

(5) استعارہ:- استعارہ لفظ ”مستعار“ سے بناتے ہیں۔ جس کے معنی ہوتے ہیں۔

”ادھار لینا“ لیکن اصطلاح میں کسی لفظ کو اس کے اصل معنی کے علاوہ دوسرے کو معنی میں استعمال کرنے کو ”استعارہ“ کہتے ہیں۔ ان دونوں معنوں کے درمیان اگر شبہی لگاؤ ہے تو وہ استعارہ کہلاتے گا۔

شعر میں استعارہ اس لفظ کے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی
تکلا کبھی گہن سے آ یا کبھی گہن سے

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کا نپ رہا ہے
رن ایک طرف، چرخ، کہن کا نپ رہا ہے

مضامین (پانچ مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے)

(1) کورونا وائرس:

دنیا کے تمام ممالک اس وقت کورونا وائرس کی ضد میں آچکے ہیں۔ کورونا وائرس غیر متوقع طور پر بغیر کسی تخصیص کے تمام لوگوں کو لپیٹ میں لیتے ہوئے دنیا میں پھیل گیا ہے۔ یہ وباء دنیا کے مختلف ممالک میں تیزی سے ایک انسان سے دوسرے انسان تک پھیل رہی ہے۔ اور چین سے امریکہ تک متاثرہ افراد کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ چین نے تو اس وبا پر تقریباً قابو پایا ہے۔ لیکن دوسرے ملکوں میں اب یہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس لئے 30 جنوری 2020ء کو عالمی ادارہ صحت نے عالمی ایمرو جنپسی کے اعلان بعد کورونا وائرس کو ”پینڈیمیک“، یعنی عالمی و باقراڑے دیا ہے۔ عالمی وبا کی صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک وائرس نیا ہوا وہ ایک انسان سے دوسرے انسان میں با آسانی منتقل ہو جاتا ہو۔

طبی ماہر بن۔ ہے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے شواہد سامنے نہیں آئے کہ کورونا وائرس کے مہلک ہونے کی شدت میں کسی قسم کی کوئی کمی آئی ہو۔ عالمی ادارہ صحت اور بھی ماہرین نے اس بات کی اس وقت ضرورت محسوس کی جب اٹلی کے شہر میلان کے ہسپتال کے سربراہ البرٹو زنگر نے دعوئی کیا کہ ان کے مشاہدے کے مطابق کچھ لوگوں کو انسن کی نالی میں کم کم درجے کے وائرس پائے گئے ہیں۔

امریکی اخبار دی واشنگٹن پوسٹ سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر زنگلیو نے یہ مفروضہ پیش کیا کہ ہو سکتا ہے کہ وائرس اور انسانی سانس لینے کے رسپیٹر کے درمیان کچھ مختلف نوعیت کا اثر ایکشن واقع ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو فی الوقت ثابت تو نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ہمارے کلینک کے مشاہدوں میں ڈرامائی طور پر بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ اس بات پر تھہر کرتے ہوئے عالمی ادارہ صحت کے اہم کارکارا مائیکل نے کہا کہ ”ہمیں اس مسئلے پر غیر معمولی حد تک محتاط رویہ اپنانا چاہیے۔ تاکہ ہم ایسا تاثر نہ دیں۔ کہ کورونا وائرس نے یک ایک از خود فیصلہ کیا کہ وہ اب کم مہلک شکل اختیار کر لے گا۔ ایسا ہر گز نہیں ہے۔“

ماہرین کے مطابق کورونا وائرس دوسرے وائرس کے مقابلے میں بہت ریس اینہی ہیئت بدلتا ہے۔ جبکہ اٹلی کے ڈاکٹر کی بات اس موزی مرض کے علاج معا الجہ اور انسانی رویوں میں تبدیلی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مزید یہ کہ جب وائرس زیادہ پھیل رہا ہو تو اس کے اثرات زیادہ برے دکھائی دیتے ہیں نہ کہ وائرس از خود تبدیل ہو رہا ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ جب وائرس زیادہ پھیل رہا ہو تو اس کے اثرات زیادہ برے دکھائی دیتے ہیں نہ کہ وائرس از خود تبدیل ہو رہا ہوتا ہے۔

حکومت اور عوام کو چاہیے کہ احتیاطی تداہی عملدرآمد کرنے کے ساتھ ساتھ حکومتی اور انتظامی اقدامات بھل اس مذہبی مرض کی روک تھام کے لئے ضروری ہیں۔ مثال کے طور پر کورونا وائرس کی ٹیسٹنگ کا عمل جارہ رکھنا چاہیے۔ تاکہ یہ پتہ چلایا جاسکے کہ کون سے افراد اس وبا سے متاثر ہوئے ہیں اور وہ کن افراد سے ملے ہوں گے۔ تاکہ صورتحال کی ایک مکمل تصویر سامنے آسکے۔ اور پھر اس تصویر کے مطابق اس وبا کے پھیلاوہ پر قابو پانے کے اقدامات کئے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کورونا وائرس نے معیشت کو نقصان پہنچایا ہے اور یہ بات بھی قبل فہم ہے کہ لوگوں کو روزگار کی ضرورت ہے۔ لیکن کورونا وائرس سے بچاؤ کی احتیاطی تداہی کو ہرگز نہ چھوڑا جائے۔ کیونکہ یہ وبا اس وقت شدت کے ساتھ موجود اور پھیلی ہوئی ہے۔ اس وقت ہندوستان میں کورونا کے مریض 12 ملین تک پہنچ گئے ہیں جس میں روزانہ تقریباً 40 ہزار کورونا کے نئے مریضوں کی شناخت ہو رہی ہے۔

کورونا وائرس بہت تیزی سے پھیلنے والی وبا ہے اور ہمیں اس کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ احتیاطی تداہی کرنے چاہیے۔ جس میں لوگوں کو ہجوم یا مجمع کی جگہ پر جانے سے گریز کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ماسک پہننا ضروری ہے۔ اور ہاتھ دھوتے رہنا چاہیے۔ اب لاک ڈاؤن تو نہیں ہے۔ لوگ اپنی ضرورتوں کے چلتے گھروں کے باہر نکل رہے ہیں۔ کئی لوگ عوامی مقامات پر چہرے پر ماسک نہیں پہنتے۔ یہ ایک خطرناک بات ہے کیونکہ ویکسین اور موثر دو ایک عدم مستیابی کے باعث احتیاطی تداہی پر عمل جاری رکھنا وائرس کے پھیلاوہ کو روکنے کا موثر ترین طریقہ ہے۔

موبائل فون کے فائدے اور نقصانات

پیغام رسانی کا کام پہلے خط و کتابت کے ذریعے ہوتا تھا۔ پھر ٹیلی فون کے ذریعے، اب جدید دور میں موبائل نے جگہ لے لی۔ موبائل کے فائدے کی طرف نظر ڈالیں۔ تو اس کے ذریعے ہم ایک دوسرے کی خیریت گھر بیٹھے حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کہیں اسپتال میں ہوں یا شاپنگ مال میں دفتر میں ہوں یا اسکول، کالج میں اگر کوئی ایم جنسی یا کوئی ارجمند ضرورت ہو تو فوراً ہم کال یا مسجح کر کے تباہیتے ہیں۔ تاکہ گھر والے فکر مند نہ ہوں۔ موبائل فون کی وجہ سے بڑی آسانی ہو گئی ہے۔ موبائل کے جہاں فائدے ہیں وہی نقصانات بھی ہیں۔ اگر کسی چیز کا استعمال صحیح طرح نہ ہو تو پھر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً کوئی اور کوئی نہ کیوں نے اس چیز کا ناجائز استعمال شروع کر دیا۔ اس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم بھی متاثر ہوئی۔ اور بے حیائی و برائی کو بھی فروغ ملا۔

لوگ موبائل میں اپنے قدر مصروف ہو گئے ہیں کہ گھر والوں اور رشتہ داروں سے تعلق برائے نام ہی رہ گیا ہے۔ گھر میں ماں باپ اور بچوں میں فاصلہ اتنا بڑھ گیا ہے۔ آج ماں باپ بچوں سے بات کرنے کو ترس گئے ہیں۔ اسی طرح ماں باپ بھی موبائل فون میں اپنا وقت بر باد کر رہے ہیں ایک دوسرے سے رابطہ نہیں گھر میں موجود رہ کر بھی غیر ماضر ہو گئے ہوں گے ہر کوئی ایک الگ ہی دنیا میں مگن نظر آتا ہے۔

کم قیمت پر نیٹ اور کال فری ہونے سے بچوں کی تعلیم پر اور کردار پر اثر پڑتا ہے۔ موبائل کے غلط استعمال سے جو نقصان پیدا ہو رہا ہے اس کو روکنے کے لئے ہم سب کو اہم کردار ادا کرنا ہے۔ موبائل کو ضرورت اور فائدے کے لئے استعمال کرنا اچھا ہے۔ تفریجی کاموں کے لئے اعمال کرنا سوائے بر بادے کے اور کچھ نہیں۔ موبائل فون کے فائدے بھی ہیں اور نقصانات بھی۔ اگر دانش مندی سے استعمال کیا جائے تو یہ ہماری زندگی میں بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور ہماری زندگی میں کافی آسانیاں پیدا کرنا ہے۔ یہیں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ رابطے میں رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے دنیا کے کسی حصے سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ ایک دوسرے کی آواز بھی سن جاسکتی ہے۔ اور تحریری پیغام بھی بھیج جاسکتے ہیں۔ موبائل فون ہمیں دنیا کی ہر طرح کی معلومات فراہم کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ موبائل فون کے ذریعے طلبہ پہنچ ہائی میں کافی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کا صحیح استعمال طلبہ کی تعلیم میں بہت مفید ثابت ہو گا۔

موبائل فون کے ذریعے ہم پوری دنیا کے حالات سے باخبر رہ سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے اپنے کاروبار کو فروغ دینے اور اشیاء کی خرید فروخت کر سکتے ہیں۔ دفتروں میں کام کرنے والے لوگ بھی اپنے معاملات میں آسانیاں پیدا کرتے ہیں۔ موبائل فون ہماری زندگی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دوسری ایجادات کی طرح اس کے بہت نقصانات بھی ہیں۔ جن میں ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ والدین اکٹھنے کی شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہمارے نپے رات کو بہت دیر تک دوستوں کو پیغامات بھیجتے رہتے یا فیس بک یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں۔

اس سے بچوں کی تعلیم اور صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ رات کو دیر تک موبائل فون کرنے سے یا تو ان کی نیند پوری نہیں ہوتی۔ اور یا پھر اس کی وجہ سے اسکول سے چھٹی کرنا پڑتی ہے۔ موبائل کا زیادہ استعمال نظر کمزور کا سبب بنتا ہے۔ سڑک پر چلتے ہوئے پیدل افراد اور گاڑی یا موڑ سائیکل چلاتے ہوئے موبائل فون کا استعمال حادثات کی بڑی وجہ بن گیا ہے۔ موبائل فون کے غلط استعمال سے بہت سے معاشرتی مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔

انٹرنیٹ کے فوائد اور نقصانات:

موجودہ دور کی اہم ترین انٹرنیٹ ہے۔ اب وہ دور گیا کہ جب پیغام رسانی کے لئے جدو جہد کرنی پڑتی تھی۔ دور دراز علاقوں اور بیرون ملک میں بسے والوں کے چہرے دیکھنے کو آنکھیں پھر اجاتی تھیں آواز سننے کے لئے کان ترس جاتے تھے۔ آج کے دور میں انٹرنیٹ نے روابط کو اتنا آسان بنادیا ہے کہ پوری دنیا گلوبل ولچ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ یہ آزاد ترین ورک ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ انٹرنیٹ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں۔ ہر شخص اس کے ساتھ جڑ سکتا ہے۔ اور ہر قسم کا ڈیٹا اپ لوڈ کر سکتا ہے۔ البتہ نظام انٹرنیٹ کی نامی ادارہ کام کر رہا ہے۔ انٹرنیٹ کے استعمال میں "ICANN" دیکھوں کے لئے امریکہ میں ایک دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

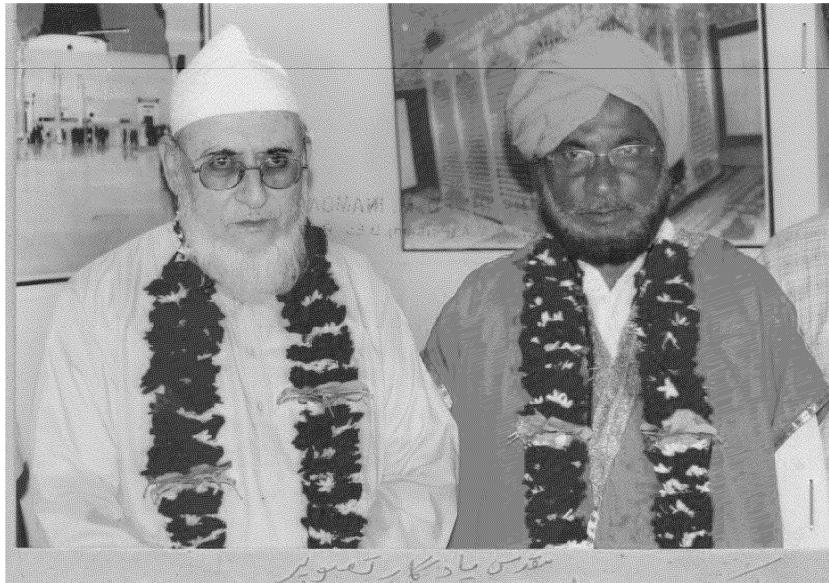
انٹرنیٹ دراہیں کا مجموعہ ہے۔ انسان کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کس راہ کا اپنے لئے چنا و کرتا ہے۔ کیونکہ ایک لک جنت کا سامان ہے اور ایک لک جہنم کا۔ انٹرنیٹ جہاں اصلاح، اور معلوماتی خزانہ ہے۔ وہیں بے حیائی، غاشی اور عریانی پھیلانے کا تیز ترین ذریعہ ہے۔ انٹرنیٹ کا حد سے زیادہ منفی استعمال انسان کو انسان ہونے کے انٹرنیٹ چھوڑتا۔ انسانی تہذیب و تمدن کی تباہی و بر بادی کے آخری دہانے تک پہنچانے والا یہی انٹرنیٹ ہے۔ عریانیت سے بھری ویب سائٹ سرچنگ، حیا وزگانے، ملیو فلم، فخش اڑپچر، بے حیائی اور جنسی ہوس پرستی سے متعلق تصاویر اور ویڈیو زد دیکھ کر جذبات پر قابو نہ پانا اور معصوم زینب واقعات کا معاشرے میں رونما ہونا۔ سب منفی استعمال کی ہی کارستانی ہے۔

دین اسلام کے نام پر ایمانی ڈاکوؤں کا پھرا، لڑک اور توہم پرستی کی بھرمار، انسانی صحت اور عزت کے ساتھ بدترین قسم کا مذاق، دولت مند بننے کے چکر میں دھوکہ دہی، معاشی دھنڈلی، دھمکی آمیز پیغامات جیسے بے افعال سے بھرا پڑا ہے۔ انٹرنیٹ پر بلا کسی وجہ کے سرچنگ میں وقت صرف کرنا اور اپنے فرائض کو پوری طرح سے انجام نادینا بھی منفی استعمال میں شامل ہے۔

جہاں انٹرنیٹ اتنی موزی بیماریوں سے دوچار ہے وہیں اس کا ثابت امعمال کسی نعمت سے کم نہیں۔ انٹرنیٹ کا استعمال بہتر مقاصد اور تعمیری کاموں کے لئے، معلومات میں اضافے کے لئے، تعلیم و تعلم کے لئے ہو۔ طبی اور سائنسی معاونات، شریعت کے احکام و مسائل اور قرآن و حدیث کو سمیعی و بصری شکل میں حاصل کرنے کا موثر خزانہ ہے۔ انٹرنیٹ کے ثابت استعمال سے ہم اپنی من پسند اور یا بکتب کا آسانی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ بیرون ممالک میں بسے والے عزیز واقارب سے وائس اور ویڈیو کال پر بات چیت کر سکتے ہیں۔ ملک میں ہونے والے ڈاکعات اور سیاسی و جماعتی پارٹیوں کی جانکاری کر سکتے ہیں۔

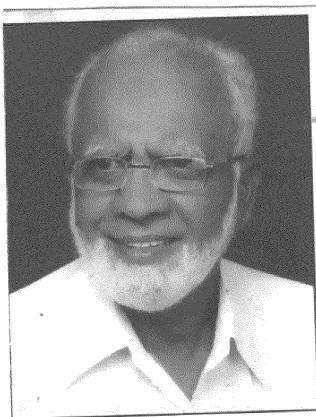
دین اسلام کی تشبیہ و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا، گھر بیٹھ کر آن لائن بزنس کے ذریعے کم وقت میں آرڈر کر کے چیز ملنگو انا، خواتین کے لئے نئے کھانے بنانے کی مفید ویڈیو زد بھی موجود ہیں۔ گھر بیٹھے آن لائن کار و بار شروع کرنے والے مردوخواتین دونوں کے لئے کمائی کا مفید ذریعہ ہیں۔

انٹرنیٹ اب جب کہ ہماری اہم اور بنیادی ضرورت بن کر رہ گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم بحیثیت مسلمان اپنی غیرت ایمانی اور خوف خدا کو یاد رکھتے ہوئے حتی الامکان اس کے صحیح اور ثابت استعمال کو بروئے کار لائیں۔ اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے بجائے انٹرنیٹ کا ثابت اعمال کرتے ہوئے اپنے وقت کو قیمتی بنا لیں اور سب سے اہم بات اپنی اسلامی تہذیب و ثقافت کو تباہی سے بچانے کے لئے دوسروں کو بھی ثابت استعمال کی تلقین کریں۔



والدِ محترم شہید الحاج ڈاکٹر سید منظور احمد سید مرضی صاحب انعامدار
اور پیر و مرشد سید اقبال پیراں ہاشمی صاحب

**MY BELOVED FATHER SHAHEED ALHAJ Dr SAYED MANZUR AHMED
INAMDAR & PEER O MURSHID SAYED IQBAL PEERA HASHMI SAHEB**



استادِ محترم مرحوم پرنسپل عبدالرؤف خوشنصر

**Late Principal ABDUL ROUF
KHUSHTAR**

استادِ محترم مرحوم پرنسپل ڈاکٹر غلام دستگیر شیخ

**Late Principal Dr GULAM
DASTGEER SHAIKH**